تفسیر سورۂ ماعُون

از جناب مولانا عبدالقدیر صدیقی

اَرَأَیْتَ ۔ کیا تونے دیکھا ۔ یہ جملہ بمعنے اخبرنی ہے یعنے یہ تو بتاؤ کہ ایسے شخص کا کیا حال ہے

اَلَّذِیْ ۔ اس شخص کو جو ۔ الذی مثل ال کے کبھی جنس کے لیے آتا ہے بمعنے "ہر ایک شخص جو ہو" اور کبھی عہد کے لیے آتا ہے اور اس سے خاص شخص مراد ہوتا ہے یعنے اس شخص کو جس کو تم جانتے ہو

یُکَذِّبُ ۔ کَذَبَ یَکْذِبُ کِذِبًا وَکِذْبًا مثل ضرب جھوٹ کہنا ۔ کَذَّبَ یُکَذِّبُ تکذیبًا باب تفعیل سے جھٹلانا ۔ جھوٹا سمجھنا ۔

اَلدِّیْنِ ۔ مذہب ۔ اسلام ۔ بدلہ وجزاء ۔

اَرَأَیْتَ الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ۔ کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو جزاء اور روز قیامت کا منکر ہے ۔ اس کو یقین نہیں کہ جو جیسا کریگا ویسا پائیگا ، عمل ور دعمل برابر ہوتے ہیں

سیاق آیات اور عبارت کے تسلسل سے ثابت ہوتا ہے کہ اس سورت میں کسی بخیل منافق کی حالت بیان کی گئی ہے کہ مسلمان کو ایسا نہ ہونا چاہئے ۔

یَدُعُّ ۔ دھکیلتا ہے ۔ دھکّے دے کر نکالتا ہے ۔ گردنی دیتا ہے ۔

اَلْیَتِیْمَ ۔ بے باپ کا ۔

ایک عام غلطی لوگوں کی زبانوں پر ہے ۔ یتیم ویسیر ۔ جس کا باپ ہو نہ ماں ہو ۔ یسیر کوئی لفظ نہیں ہے قرآن شریف میں ایک جگہ ہے یتیمًا وَّ اَسِیْرًا ۔ یعنی یتیم اور قیدی ۔ یاروں نے اسیر سے یسیر بنالیا یعنے جس کی ماں نہ ہو ۔

فَذٰلِكَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ۔ یہ شخص جزا کا یقین نہ رکھنے ہی کی وجہ سے ایسا بے رحم سنگ دل ہو گیا ہے کہ غریب یتیم کو دھکے دے دے کر نکال دیتا ہے۔

یَحُضُّ مثل یَمُدُّ۔ ترغیب دیتا ہے۔ برانگیختہ کرتا ہے۔ حثّ، حرّض، رغّب۔

طعام جو چیز کھائی جائے۔ طَعِمَ مثل سمع طَعْمًا و طعامًا کھانا و طُعْمًا چکھنا و طَعِمَ مثل فتح، سیر ہونا۔

مسکین، سکن الرّجل یَسْکُنُ سُکُوْنًا مثل نصر و سَکُنَ یَسْکُنُ سُکُوْنَۃً مثل کرم۔ و تسکّن۔ باب تفعّل سے و تَمَسْکَنَ باب تفعیل سے مسکین و فقیر ہوا مِسْکِیْن و مِسْکِیْن جس کے پاس کچھ نہ ہو۔ یا جو کچھ ہو وہ کافی نہ ہو۔ اور ذلیل و ضعیف عورت کو مسکین و مسکینہ دونوں کہتے ہیں۔

وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ اور مسکین کو آپ کھلانا تو ایک طرف رہا لوگوں کو بھی اس کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔

وَیْلٌ۔ افسوس ہے۔ خرابی ہے۔ تباہی ہے۔

ساھون۔ سھا یسھو سھوًا مثل دعا۔ بھولنا۔ سَھَا عَنِ الصَّلٰوۃِ و فیھا میں کیا فرق ہے۔ سھا عن الصلٰوۃ۔ بھول کر غفلت کر کے نماز چھوڑ دی۔ یا قضا کر دی اور بے وقت ادا کی۔ سھا فی الصلٰوۃ نماز میں کچھ بھول گیا معمولی آدمیوں کو وسوسہ شیطانی سے اور بزرگوں کو کمال حضور سے تعداد رکعات وغیرہ کی بھول ہوتی ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھی کئی دفعہ نماز میں سہو ہوا ہے مگر کہاں غفلت کی بھول اور کدھر کمال حضور کا سہو۔ ؎ کار پاکاں را قیاس از خود مگیر۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ۔ افسوس ہے ان

نمازیوں پر جو غفلت کرکے یا تو نماز ہی نہیں پڑھتے یا پڑھتے بھی ہیں تو بے وقت پڑھتے ہیں۔ اس سے پہلے منافقوں کا معاملہ مخلوق کے ساتھ بتایا گیا تھا۔ اس آیت میں ان کا معاملہ خالق سے بتایا گیا ہے۔ پہلے صرف ایک شخص سے بحث کی گئی پھر اس کے ساتھ اس کے ہم رنگ منافقوں کو بھی ملا لیا گیا۔ اور فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ بصیغۂ جمع کہا گیا۔

یُرَاءُوْنَ۔ رَاءٰی یُرَائِی مُرَاءَاۃً و رِیَاءً۔ ریا کرتے ہیں۔ لوگوں کو دکھانے کے لیے کام کرتے ہیں۔ ان کا مقصد امتثال امر الٰہی نہیں۔ لوگوں میں اپنے تقویٰ کی شہرت مطلوب ہے چونکہ شخص کام کرتا ہے۔ اور لوگ تعریف کرتے ہیں، اس لیے باب مفاعلہ لایا گیا ہے۔ ریا، حقیقتہً ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ ریا سے اعمال ضائع جاتے ہیں۔ اس کا اصلی وقت ابتداءً ہے۔ نیت کا پاک، خالص خدا کے لیے رکھنا اصل ہے تنہا نماز میں اور امام بن کر جس طمانیت اور قراءت سے نماز پڑھائی جاتی ہے۔ فرق کا پیدا ہونا قابل توجہ ہے جس عبادت سے رضاء حق مقصود ہوتی ہے اس کا ثواب حق تعالیٰ سے ملے گا۔ جس عبادت سے رضاء مخلوق مطلوب ہوتی ہے، اس کا بدلہ حق جل وعلیٰ سے کیونکر مل سکتا ہے۔ خدا کے بندے ہو تو خدا کے لیے عمل کرو۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ۔

ماعُوْن۔ مَعَنَ الْمَاءُ یَمْعَنُ مَعْنًا فَھُوَ مَعِیْنٌ۔ بابِ فتح سے جاری ہوا، بہا۔ الماعون۔ احسان۔ پانی۔ زکوٰۃ، وہ چیزیں جو عادتاً مستعار یا مفت دی جاتی ہیں۔ جیسے ہانڈی۔ کلہاڑی۔ آگ۔ پانی۔

اَلَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ۔ وہ جو نماز پڑھتے ہیں تو ریا کرتے ہیں۔ اور زکوٰۃ تو دیتے ہی نہیں۔